رجسٹرڈ نمبر آصفیہ (۱۸۰)

ہفت وار
مملکت

شرح چندہ
سالانہ ....
ششماہی ....

قیمت پرانا پرچہ (۴ر)

رجسٹرڈ نمبر آصفیہ (۱۸۰)

شرح چندہ
سالانہ ....
ششماہی ....

قیمت فی پرچہ (۲ر)

جلد (۹) | ۹ خورداد ۱۳۵۹ف | ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۶۹ھ روز یکشنبہ | ۹ اپریل ۱۹۵۰ء | نمبر (۵۲)

یو۔ پی مسلم کنونشن

چند اہم فیصلے

لکھنؤ میں یو۔ پی کے دو سو ممتاز مسلم لیڈروں کے اجتماع میں جو فیصلے کئے گئے ہیں اجمالی طور پر ان سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ ہندوستان کی مسلم اقلیت کے حقوق محفوظ نہیں ہیں اور پاکستان کی ہندو اقلیت کے حقوق بھی غیر محفوظ ہیں اور ان دونوں اقلیتوں کی اور ان کے حقوق کی حفاظت کے لئے اس اجتماع نے ایک مشورہ ہندو پاکستان دونوں کی حکومتوں کو دیا ہے اور چار تجویزوں کی صورت میں چار مشورے یو۔ پی کی مسلم اقلیت کو دیئے ہیں۔

حکومتوں کو تو کہا گیا ہے کہ وہ طرفین کی اقلیتوں کی اور ان کے حقوق کی حفاظت کے لئے آپس میں ایک معاہدہ کریں اور یو۔ پی کی مسلم اقلیت سے کہا گیا ہے کہ وہ کسی سیاسی جماعت میں شریک ہو جائے اور آپس کی فرقہ داری دور کر کے سب متحد ہو جائیں اقلیتوں کے حقوق کی دیکھ بھال کرنے کے لئے ایک اقلیتی بورڈ بنانے کا بھی فیصلہ کیا گیا اور مسلمانوں کو حسب حالات وقتاً فوقتاً مشورے دینے کے لئے ایک اسٹینڈنگ کمیٹی بھی بنائی گئی ہے۔

ان فیصلوں، مطالبوں اور تجویزوں کے معقول ہونے سے کیسے انکار ہو سکتا ہے۔ بیشک اس اجتماع کے ذریعہ مسلمانوں نے اپنے متحد [illegible] ہونے کا ثبوت دے دیا ہے بلکہ یہ بھی بتا دیا ہے کہ مسلم اقلیت پر اجتماعی حیثیت سے جو شکوک و شبہات ظاہر کئے جاتے ہیں وہ یکسر غلط اور بے بنیاد ہیں اور انہی شکوک و شبہات کی بناء پر جو کہ اس غیر مذہبی ملک میں مذہبی خون ریزی کے مظاہرے کئے جاتے ہیں اس لئے انہیں (شکوک و شبہات) جس قدر جلد دور کر دیا جائے اتنا ہی ملک کا بھلا ہے اور اس ملکی بھلائی کے پیش نظر ہم مسلمانوں کے اس اجتماع کی تمام تجویزوں اور مطالبوں کی تائید کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ ہند و پاکستان کی حکومتیں اور [illegible] بھی ان کی تائید کر کے چالیس کروڑ انسانوں کو مطمئن کرنے کا باعث بنیں لیکن بد قسمتی سے لوگوں کی اکثر امیدوں کی طرح ابھی اس امید کے بر آنے کے بھی زیادہ آثار نظر نہیں آتے۔ ان آثار میں ایک تو یہ ہے کہ یہ اجتماع آل انڈیا نمائندگی کا حامل نہیں دوسرے یہ کہ اس غیر فرقہ وارانہ نظام کے [illegible] میں ایک فرقہ کے اور وہ بھی اقلیتی فرقہ کے مشورے قبول نہیں کئے جاتے۔

تیسرے یہ کہ یہ اجتماع اس وقت نہیں کیا گیا جب کشمیر میں جنگ جاری تھی بلکہ اس وقت کیا گیا جب ابھی اجتماع کے گھروں تک سمیت پہنچ چکی۔ اس لئے ظاہر ہے کہ اس اجتماع کا محرک اصلاً وفاداری اور پاکستان کی مذمت نہیں تھا بلکہ وہ دہشت تھی جو گھر کی بربادی ہوئی تباہی کو دیکھنے کے بعد پیدا ہوئی ہے۔

حالانکہ اقلیتوں کی حفاظت جمہوری نظام میں اکثریتوں کا فرض ہوتی ہے اگر اقلیتوں کی حفاظت یا ان کے حقوق کے تحفظ کی ضرورت کا احساس ہوتا تو یہ اجتماع اقلیت کے بجائے اکثریت کا ہوتا لیکن چونکہ ملک کی اکثریت اور حکومت شاید اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتی کیونکہ اگر وہ اس قسم کی ضرورت محسوس کرنے لگے تو اپنے اوپر فرقہ واریت کے اور اقلیتی حقوق کے غیر محفوظ ہونے کے دو دو الزامات عائد کرے گی [illegible] اس کی امید کسی کو نہ رکھنی چاہئے۔ انہی حالات کی بناء پر ہمیں اس اجتماع کی ان تجویزوں کے کامیاب ہونے کی امید نہیں۔

مگر اس اجتماع سے یہ ضرور فائدہ ہوا ہے۔ کہ دنیا کو معلوم ہو گیا کہ ہندوستان کے مسلمان غدار نہیں ہیں۔ وطن کے دشمن نہیں ہیں۔ باغی نہیں ہیں [illegible] کسی کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ نہیں ہے کیونکہ وہ پر امن ہیں، وفادار ہیں ملک کے بہی خواہ ہیں اور ہر حال میں حکومت وقت کے معاون ہیں لیکن ان کے حقوق حاصل کرنے ابھی باقی ہیں۔ ان کی زبان۔ ان کا کلچر اور ان کا مذہب ایسی چیزیں ہیں جنہیں وہ ترک نہیں کر سکتے اس لئے ان کی حفاظت ضروری ہے۔ اس اجتماع [illegible] اور اکثریت مانے یا نہ مانے لیکن دنیا کو بتانا مقصود تھا اور اس نے بتا دیا ہے اب اگر اقلیتوں کے حقوق دنیا تسلیم کرتی ہے تو ہند اور پاکستان سے [illegible] اور اگر تسلیم نہیں کرتی تو دنیا کے دیگر [illegible]

مملکت

ہفتہ وار

۹ خورداد ۱۳۵۹ف

موازنہ ۵۱-۱۹۵۰ء

یکم اپریل ۱۹۵۰ء تا ۳۱ مارچ ۱۹۵۱ء تک کے لئے جو موازنہ مرتب کیا گیا ہے اس میں آمدنی کا اندازہ (۲۹۰۹،۰۳) روپے اور خرچ کا اندازہ (۳۰۰۱،۳۳) روپے کیا گیا ہے جس سے (۱۲،۳۱) لاکھ روپے کا تھوڑا سا خسارہ ظاہر ہوتا ہے۔ جیسا کہ فینانس منسٹر صاحب نے بتایا ہے یہ موازنہ اس سے بڑے خسارے کا موازنہ ہوتا اگر ریلوے کے محکمے سے غیر متوقع طور پر ایک کروڑ روپے کی آمدنی نہ ہوتی۔ ریلوے کو یکم اپریل ۱۹۵۰ء سے وفاقی موضوع قرار دیئے سے پہلے کی مدت کی بابت حسابات کا تصفیہ عمل میں آنے کی وجہ سے یہ آمدنی ہوئی ہے۔

مرکز کی جانب سے امداد

چونکہ محصول آمدنی اور مرکزی صنعتی محاصل (شکر، دیاسلائی، تمباکو وغیرہ) ریلوے، ٹیلیفون، کرنسی اور دارالضرب، فوج، تنقیح اور حسابات، ہوابازی اور نشریات یکم اپریل ۱۹۵۰ء سے مرکزی حکومت کی نگرانی میں منتقل کئے جائیں گے اس لئے ان سے متعلقہ محکموں کی آمدنی اور خرچ ریاست کی آمدنی اور خرچ کا جز نہیں رہے گا۔ لیکن اس انتظام سے آمدنی میں جو تفاوت (۱۳ لاکھ) واقع ہوگا وہ حکومت ہند ریاست کو دس سال کے عرصے میں ادا کرے گی توقع کی جاتی ہے کہ ریاست کی آمدنی میں قدرتی اضافے کی وجہ سے اور قابل تقسیم وفاقی محصولوں میں ریاست کا حصہ بتدریج طور پر بڑھ جانے سے حکومت حیدرآباد کے لئے یہ ممکن ہو سکے گا کہ دس سال کے بعد مرکزی امداد کے بغیر اپنا انتظام آپ کرے۔

عام محصول فروخت

صرف ایک نیا محصول، عام محصول فروخت، یکم مئی ۱۹۵۰ء سے عائد کیا گیا ہے۔ حکومت کو وقتی طور پر محصولوں کے تحت جو رقم وصول ہوگا اس سے مناسب مدت کے اندر اس کی تلافی ہو سکے گی۔ اس محصول کی شرح معمولی طور پر فی روپیہ دو پائی ہوگی جو اس شرح سے کم ہے جو ہندوستان میں کہیں بھی رائج ہے۔ لیکن تعیشات کی چیزوں پر محصول فروخت فی روپیہ ۲ پائی ہوگا جیسا کہ اس وقت بھی ہے۔ توقع ہے کہ اس محصول سے تقریباً (۱۰۰) لاکھ روپے کی آمدنی ہوگی۔ غذائی اجناس، کپاس، گھی اور دوسرے تیل جو غذا میں استعمال ہوتے ہیں، مٹی کا تیل، کاغذ اور اخباری کاغذ ان سب چیزوں کو اس محصول کے دائرے سے خارج کر دیا گیا ہے کیونکہ یہ چیزیں روزانہ زندگی میں ضروری ہیں۔ جہاں تک محصول آمدنی کا تعلق ہے ریاست یہ محصول صرف زرعی آمدنی پر عائد کرے گی کیونکہ یہ وفاقی موضوع نہیں ہے۔

خدمات کے اخراجات میں اضافہ

خدمات کے اخراجات میں (۱۹۱،۶۲) لاکھ کا اضافہ ہوا ہے جس کا بڑا حصہ پولیس کے اخراجات پر مشتمل ہے۔ البتہ فوج کے اخراجات جو ۱۳۵۸ف میں (۳۴۶،۷۷) لاکھ تھے اب (۴۴،۸۰) لاکھ تک گھٹا دیئے گئے ہیں۔ یہ اس وجہ سے ممکن ہو سکا کہ آئندہ حیدرآبادی فوج میں ہندوستانی ریاستی فوج کے دستوں کے اخراجات حکومت ہند برداشت کرے گی۔ فوج کی تعداد میں بھی کمی کر دی گئی ہے۔

غذا، صحت اور تعلیم

تعلیم کے مد کے تحت (۲۵۳،۸۸) لاکھ اور طبابت اور صحت عامہ کے تحت (۱۲۸،۱۵) لاکھ کی گنجائش مہیا کی گئی ہے۔ زیادہ غلہ اگاؤ کی مہم میں امداد دینے کے لئے (۲۳۵) لاکھ کی گنجائش فراہم کی گئی ہے جس سے مشنری کی خریدی، بیج اور کھاد کی سربراہی، کنوؤں کی مدد سے آبپاشی کی ترقی میں امداد دی جائے گی اور کاشتکاروں کو تشویقی رقمیں بھی دی جائیں گی۔

محفوظات کی صورت حال

اخراجات سرمایہ کے لئے (۸) کروڑ کی اور حکومت کے زیر انتظام صنعتوں کے مالی مصارف کے لئے (۲) کروڑ کی گنجائش مہیا کی گئی ہے۔ دس کروڑ کی یہ رقم (۷) کروڑ کی حد تک ترقیات مابعد جنگ کے محفوظات میں سے صرف کر کے حاصل کی جائے گی۔ ذرائع اور وسائل کی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے فینانس منسٹر کہتے ہیں:-

"سنہ ۱۳۵۸ف میں تقریباً (۱۳) کروڑ کا جو خسارہ ہوا اور پچھلے ۵ برس کے عرصے میں آبپاشی اور ترقیات کی دوسری اسکیموں پر نیز صنعتی اداروں کی مالی امداد میں جو کثیر اخراجات سرمایہ تقریباً (۲۰) کروڑ تک لاحق ہوئے اور اس طرح مجموعی طور پر (۳۳) کروڑ کے جو اخراجات ہوئے ان سے ہمارے محفوظات اور سیال ذریعوں پر بہت بار پڑا اور اب ہمیں اپنے آئندہ سرمایہ کے پروگرام کی تکمیل کے لئے یا تو کھلے بازار میں جانا پڑے گا یا حکومت ہند کے پاس رجوع ہونا پڑے گا۔"

حکومت نے تخفیف مصارف کی ایک کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو توقع ہے کہ بہت جلد کام شروع کر دے گی۔ فینانس منسٹر نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ یہ کمیٹی خدمات کے اخراجات میں باقاعدگی پیدا کرے گی اور انھیں ہمارے وسائل کی حدود کے اندر رکھے گی۔ موصوف نے اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی بتایا ہے کہ:-

"آئندہ سرمایہ کے پروگرام کی تکمیل کے لئے مالی گنجائش کا لانے کا مسئلہ پھر بھی باقی رہے گا۔ ایک طرف ہمارے محفوظات ختم ہو رہے ہیں اور دوسری طرف آئندہ چند سال ملک کی زرعی اور صنعتی ترقی کے لئے بھاری سرمائے کی ضرورت مسلسل لاحق ہوتی رہے گی۔ اس صورت حال سے نمٹنے کا صحیح طریقہ یہ ہوگا کہ لوگ پیسہ بچائیں اور حکومت کو قرض دیں اور اس طرح ریاست کی معاشی ترقی میں حصہ لیں جس کے وسائل اور امکانات بہت وسیع ہیں۔"

سرکاری قرضہ (۵۰) کروڑ

آخر مارچ ۱۹۵۰ء تک بر سرکاری قرضہ کی مقدار (۹۲) کروڑ تھی مالیاتی انضمام کی وجہ سے حکومت ہند اور ریاست کے درمیان ذراصلات اور واجبات کی

(باقی صفحہ ...)

ہو گئی ہے۔ اس کے نتیجے میں اس رقم میں سے (۱۲) کروڑ روپے کے قرضے حکومت ہند کی ذمہ داری بن جائیں گے۔

بعض دلچسپ حقائق اور اعداد

بجٹ نوٹ سے بعض دوسرے حقائق بھی معلوم ہوتے ہیں جو یہ ہیں:-

(۱) حیدرآباد کے اندر اور باہر صنعتی اداروں میں حکومت کا جو سرمایہ لگا ہوا ہے اس کی مقدار اس وقت (۱۱½) کروڑ تک پہنچتی ہے۔

(۲) حیدرآباد میں (۳۰۶) سکنڈری اسکول اور (۶۹۵۰) پرائمری اسکول ہیں۔ محکمہ تعلیمات نے (۱۵۰) پرائمری اسکول، (۱۲) مڈل اسکول اور (۱۲) ہائی اسکول قائم کرنے کا پروگرام بنا رکھا ہے۔

(۳) ٹریفک کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے کے لئے روڈ ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ کے بیڑے میں (۳۰) نئی بسوں کا اضافہ کیا جائے گا۔

(۴) سنٹرل کاسٹ ٹرسٹ فنڈ سے (۶۰۰۰) ہریجن طلبہ تعلیمی وظیفے پارہے ہیں۔

(۵) حیدرآباد کے زیر گشت سکۂ قرطاس کی قیمت (۳۶٫۲۸) کروڑ ہے۔

(۶) قومی تعمیری سرگرمیوں کے لئے آئندہ موازنے میں (۱۰) کروڑ (۸۹) لاکھ سے زائد کی گنجائش مہیا کی گئی ہے جو کل آمدنی کا (۳۶٫۲۸) فیصد ہے۔

(۷) چونکہ حیدرآباد میں کرنسی کے نظم و نسق کی ذمہ داری مرکز پر رہے گی اس لئے جاری شدہ نوٹوں کے متعلق پورے دیون کی ذمہ داری مرکزی حکومت لے لیگی اور اس کے ساتھ ہی ساتھ حیدرآباد کے غیر جاری شدہ کرنسی نوٹوں کا پورا اسٹاک اور غیر ملکی سکہ نیز محفوظ سکۂ قرطاس اور محفوظ استحکام سکہ خانہ اور دار الضرب کے تمام متعلقہ اثاثہ جات بھی مرکزی حکومت لے لیگی۔

(۸) وفاقی موضوعوں مثلاً ریلوے اور ٹیلیفون سے متعلق سرمایہ کے تمام نفع بخش واصلات اور واجبات مرکزی حکومت لے لیگی۔

(۹) دونوں شہزادوں، ان کی بیگموں اور دونوں پوتوں کے اخراجات کے لئے موازنے میں کوئی گنجائش مہیا نہیں کی گئی ہے کیونکہ آئندہ ایسے اخراجات ان ٹرسٹوں سے پورے کئے جائیں گے جو ہز اگزالٹیڈ ہائینس ہی نظام علحدہ قائم کر رہے ہیں۔

(۱۰) کپڑے کے دو کارخانوں (عثمان شاہی ملز اور اعظم جاہی ملز) کی پیداوار اس سال کے آخر تک غالباً دوگنی ہو جائے گی۔ منظور شدہ پروگرام کے تحت سرپور پیپر ملز کی توسیع جون تک مکمل ہو جائے گی جس کے ساتھ ہی کاغذ کی پیداوار میں روزانہ (۱۵) ٹن سے لیکر (۲۵) ٹن تک اضافہ ہو جائے گا اور اس اضافے کو اس سال کے آخر تک (۳۰) ٹن روزانہ تک پہنچا دیا جائیگا جس کا ایک حصہ اخباری کاغذ پر مشتمل ہوگا۔ نظام شوگر فیکٹری کی توسیع بھی اس سال کے آخر تک مکمل ہو جائے گی جس کے بعد یہ ہندوستان کی شکر سازی کی سب سے بڑی فیکٹریوں میں شمار ہونے لگیگی۔

(۱۱) محکمہ صنعتوں کی ترقی کے پروگرام کے تحت متعلقہ محکمے نے مصنوعی ریشم اور گھوڑے کی گاڑیاں بنانے کی دو نئی اسکیمیں ترتیب دی ہیں۔

لائق علی کی فراری کے بعد

لائق علی صاحب کی فراری کے ضمن میں جو لوگ گرفتار ہوئے ہیں ان سے متعلق مختلف قسم کی افواہیں پھیلی ہوئی ہیں۔ حکومت کے نقطۂ نظر سے یہ بات مناسب معلوم ہوتی ہے کہ ایک پریس نوٹ شائع کیا جائے تاکہ ان غلط فہمیوں اور شبہات کا ازالہ ہو سکے ... اس پر اظہار خیال کرتے ہوئے معاصر ریاست نے تحریر کیا ہے کہ جہاں تک ... کا تعلق ہے اس امر کی پوری کوشش کی جانی چاہئے کہ ... حکومت اپنی مصلحتوں کے مد نظر گرفتار شدہ ...

اقارب کو ملاقات کرنے کی اجازت دینا مناسب خیال نہ کرے لیکن غیر متعلق اور آزاد قسم کے پبلک کارکنوں کو جیل خانہ جا کر گرفتار شدہ لوگوں سے ملاقات کرنے کی اجازت دینے میں کوئی حرج نہیں معلوم ہوتا۔ ناانصافیوں کی روک تھام کے لئے ایسی تدابیر اختیار کرنا بہت ضروری ہے ...... ہمیں یقین ہے کہ معقول وجوہ کے بغیر محض شبہ کی بنا پر کسی کی شخصی آزادی میں مداخلت روا نہیں رکھی جائے گی۔

اس سلسلے میں ہم یہ عرض کریں گے کہ اخباری اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ شبہ کی بنا پر جن افراد کو گرفتار کیا گیا ہے ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جن پر اب تک کوئی الزام عائد نہیں کیا گیا۔ ہماری رائے ہے ایسے اصحاب سے متعلق جلد تحقیقات ختم کر کے اگر کوئی الزام نہ ہو تو انھیں رہا کر دیا جائے۔ ایک بات قابل غور یہ ہے کہ اقلیتی فرقے کے ایسے سربرآوردہ اصحاب جو اس ملک میں خاص اثر رکھتے ہیں جیسے خان بہادر احمد نواز جنگ، عبدالکریم بابو خان وغیرہ کیا کسی سازش میں شریک ہو سکتے ہیں۔ بہرحال ہمیں توقع ہے کہ ان اصحاب سے متعلق جلد سے جلد تحقیقات کی تکمیل کر کے انھیں رہا کر دیا جائے گا۔

یہ اداریہ نوٹ پریس کو جا چکا تھا کہ اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ محروسین کے اقربا کو ان سے ملنے کی اجازت دی گئی ہے۔

اسرائیل کا درد سر

شاہ ایران کی پاکستان سے واپسی سے قبل ہی اسرائیل کے ساتھ ایران کے رویہ میں تبدیلی پر اسرائیلی حلقوں میں یہ خدشہ پیدا ہو رہا ہے کہ رویہ کی تبدیلی اور ایران کا دورۂ پاکستان تھا۔ شاہ اردن نے اسرائیل کے ساتھ معاہدے کو اپریل تک کے لئے ملتوی کر دیا ہے جب تک عام انتخابات اردن میں ہوں گے ساتھ ہی ساتھ شام اور لبنان میں جو اختلافات پیدا ہو گئے ہیں ان کی وجہ سے عرب ممالک کا اتحاد معرض خطر میں پڑ گیا ہے۔ جن لوگوں نے اسرائیل کے خلاف متحدہ محاذ بنایا تھا اب آپس میں ایک دوسرے کے مخالف بنتے جا رہے ہیں خود مصر کے اندر رائے عامہ میں تبدیلی ہو گئی ہے اور اس تبدیلی کی وجہ سے اسرائیل کا موقف پہلے سے زیادہ مستحکم ہو گیا۔ اس وقت قاہرہ میں عرب لیگ کی سات قوموں کی کانفرنس ہو رہی ہے فلسطین اور یروشلم کے مسائل زیر بحث آئے ہیں اس موقع پر مصر کے ... پاشا نے جو تجویز پیش کی ہے وہ یقیناً غیر سرکاری ہے لیکن اس کا کچھ نہ کچھ اثر اس کانفرنس پر پڑے گا۔ ... پاشا نے استدلال پیش کیا ہے کہ اسرائیل کے ساتھ اختلافات کی وجہ سے بجائے اس کے امریکن بلاک مصر کا مخالف بنتا جا رہا ہے جس کی وجہ سے خود مصر کو بہت بڑا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ انھوں نے تجویز پیش کی ہے کہ اسرائیل کے ساتھ تعلقات قائم کر لئے جائیں۔ اس کے برخلاف ایک اور تجویز پیش کی گئی ہے وہ یہ کہ مصر روس کے ساتھ دوستی پیدا کرے لیکن اس سے بھی مصر و اسلامی ممالک کو کوئی خاص فائدہ نہ ہوگا کیونکہ روس بھی اسرائیل کو تسلیم کر چکا ہے علاوہ ازیں تمام اسلامی ممالک روس کے ساتھ اپنے تعلقات نہیں رکھتے۔ (انقلاب)

مالیاتی انضمام کے سلسلہ میں انتظامات

حیدرآباد ۲۰ جنوری۔ حکومت ... کا ... پہلی اپریل سے حیدرآباد ... [illegible] ... جائے گا ... [illegible]

سیاسی نمک پارے

از :-

کشاف

ہمارا تنقید :-

آج دلی جو کہ نام نہاد قوم پرست اور سوشلسٹ مہاسبھا، جن سنگھ کا بدترین رجعت پسند اور سرمایہ دارانہ قوتوں کے ساتھ اپنا تحریکی اتحاد قائم کر لیا ہے۔ آج جلیے کی ناراضگی، فرید رد، لیڈر ول والکر کمار سے، مرلا اور ڈالمیا ایک صف میں نظر آتے ہیں۔ (جہلم)

ایک مبصر کا بیان ہے کہ :-

بھارت کی جنتا کا خیال ہے کہ مسلمانوں پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا خواہ بھارت کے باشندے ہوں یا کہ ان کے حکمران۔ بھارت کی صحافت اور سرکار بھی اسی نظریہ پر مائل ہے کہ مسلمان قابل اعتماد نہیں۔

کشمیر کے مسلمانوں کو اس فہرست سے کیوں مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے؟

ایک داستان گو روایت کرتا ہے کہ :-

کیا آپ نے کبھی سنا ہے کہ ایک ریاست کے ذی اقتدار حکمران نے اپنی مرضی اور خواہش سے اپنے آپ کو گرفتار کرا کے فوج اور پولیس کی حفاظت میں دیدیا ہو؟

کبھی نے سنا ہو یا نہ سنا ہو ہم تو دیکھ رہے ہیں۔

تازہ ترین بجٹ میں محکمہ پولیس کے لئے تقریباً ۵ کروڑ کی گنجائش فراہم کی گئی ہے۔ (ایک خبر)

بعض احباب کا خیال ہے کہ پولیس کارروائی ختم نہیں ہوئی بلکہ جاری ہے۔

انڈین یونین کے ایک افسر نے اپنے بعض مسلم

دوستوں سے کہا کہ :-

لائق علی کی فراری کے بعد سے مسلمانوں پر سے حکومت کا اعتماد اٹھ گیا۔ ان کے احباب نے کہا کہ غفلت تو ہندو عہدہ داروں اور عمال سے ہوئی پھر مسلمان کیوں بے اعتمادی کا شکار ہو رہے ہیں۔ جواب ملا کہ بھاگنے والا تو مسلمان تھا۔

حیدرآباد کے حالیہ بجٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ :-

اس ریاست کے مختلف محفوظات میں جو رقمیں جمع تھیں — تقریباً ۵۵ کروڑ — وہ سب کی سب ختم ہو چکی ہیں۔ واقف کار حلقوں کا بیان ہے کہ اپنی آئندہ ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے مرکزی حکومت نے ان محفوظات کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔

سوال یہ ہے کہ یہ محفوظات محفوظ ہیں؟

جو پروفیشن کا وہ پولیس گارڈ جس کی تحویل سے لائق علی فرار ہوئے اور جو خود آج پولیس کی تحویل میں ہے قید تنہائی کی ذہنی کوفت مٹانے کے لئے سنتے ہیں کہ اس گانے کی مشق کر رہا ہے۔

لائق علی فرار ہے جیا بے قرار ہے
آیا ہو رہے یا نہ آ تیرا انتظار ہے

سوامی راما نند تیرتھ ایک بیان میں فرماتے ہیں کہ :-

یادگیر میں اکثریتی فرقہ سے تعلق رکھنے والے غیر سماجی عناصر کیجانب سے حال ہی میں جو المیہ ہوا جس میں چند جانیں گئیں، اور دوسرے بری طرح زخمی ہوئے اور جائدادوں کی لوٹ اور آتش زنی کے جو واقعات ہوئے ان سے مجھے سخت تکلیف پہنچی۔

سوامی جی کے اس بیان کو دکن کرانیکل اور مشیر دکن نے از راہ اقلیت نوازی شائع نہیں کیا۔

معاصر "سلطنت" کا مشورہ ہے کہ :-

اگر ملک کی صحافت اعتدال پسندانہ رویہ اختیار کرتے ہوئے مسائل کو صحیح روشنی میں عوام کے سامنے رکھے تو صحافت کی کوششوں سے ملک میں پر امن فضا پیدا ہو سکے گی۔

ہمارے معاصر کی اعتدال پسندی اور "وضع احتیاط" ضرب المثل ہے یہ اور بات ہے کہ مسائل کو صحیح روشنی میں پیش کرنے سے معاصر موصوف قاصر ہے۔

دکن کرانیکل کے نامہ نگار خصوصی کا بیان ہے کہ :-

پولیس نے مشتبہ مسلمانوں کی خانہ تلاشی لی۔ حیدرآباد اور دوسرے مقامات پر اس دھاوے کی قبل از قبل اطلاع مل گئی تھی۔ ایسے عناصر نے جو ہنگاموں کے حامی تھے ان کی مدد کی اور اچانک دھاوا ناکام ثابت ہوا کیونکہ ہتھیار برآمد نہیں ہوئے۔

معاصر دکن کرانیکل کے نزدیک فرقہ واری ہم آہنگی قائم کرنے کے لئے اقلیت کا مسلسل تعاقب ضروری ہے۔

یونائیٹڈ پریس کی اطلاع ہے کہ :-

گوہاٹی پولیس اسٹیشن کے افسر انچارج نے تین جوانان پولیس کو سرقہ کے الزام میں گرفتار کر لیا۔

پولیس کے جوانوں نے سرقہ نہیں صرف مال ضبط کیا ہوگا۔

ہم کدھر جا رہے ہیں؟

اخبارات اور قائدین کے لئے لمحہ فکر

ہندوستان کا نیا دستور نافذ ہو کر مسلم عام ہو گیا ہے جس میں اقلیتوں کے تحفظ کی دفعات بیک خاص اہتمام سے درج ہیں۔ یہ دفعات ہند یونین کی اکثریت کو اس کی وسیع النظری اور رواداری پر خراج تحسین ادا کر رہی ہیں۔ لیکن ہندوستانی مسلمان ——— ہند یونین کی مشہور اقلیت ——— کا حال کیا ہے؟

کیا ہندوستانی مسلمان کو اپنی جان، اپنے مال اپنی عزت اور اپنی آبرو کے تحفظ کی ضمانت حاصل ہے؟ کیا ہندوستانی وسائل و ذرائع سے ہندوستانی مسلمان کو بھی فائدہ اٹھانے کے مواقع حاصل ہیں؟ کیا ہندوستانی مسلمان کے ساتھ بھی منصفانہ سلوک کیا جاتا ہے؟ اور کیا ہندوستانی مسلمان بھی اپنے مذہبی فرائض و مراسم کی ادائیگی میں آزاد ہے؟

ان سوالات کا جواب بظاہر دستور کے قوانین کی رو سے یہی ہے کہ ہندوستانی مسلمان کو بھی ہندوستان کے دیگر شہریوں کے مساوی حقوق حاصل ہیں۔ اور اس کے ساتھ کوئی امتیازی برتاؤ نہیں کیا جاتا۔ لیکن روئے سخن کتابوں کی طرف نہیں ہے بلکہ ان انسانوں کی طرف ہے جنہیں ہندوستان کی اکثریت ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اور جو ہندوستان میں جمہوری حکومت قائم کر کے ساری دنیا سے مبارکباد کے پیامات وصول کر چکے ہیں۔ ہم ان سوالات کا جواب ان سے تحریری یا تقریری الفاظ کی شکل میں حاصل کرنے کے خواہشمند نہیں ہیں۔ بلکہ یہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے ان سوالات کو خود اپنے ہی ضمیر کو مطمئن کرنے کی کوشش کریں۔

اگست ۱۹۴۷ء سے ملک میں فرقہ وارانہ فسادات کا جو ایک سلسلہ شروع کیا تھا اس کے دو اسباب دو وجوہ بتلائی گئی تھیں۔ (۱) تقسیم ہندوستان کے نتیجہ میں اکثریت کی مایوسی (۲) حکومت کی غیر استحکامی حالت۔ مایوسی ایک اثر ہے جو کسی مقصد میں غیر متوقع ناکامی سے دل میں پیدا ہوتا ہے مگر اس کے نقوش دائمی نہیں ہوتے چنانچہ آج ہندوستان کی اکثریت جس جوش و خروش کے ساتھ زندگی کی رنگینیوں میں مصروف ہے وہ اس امر کا کھلا ہوا ثبوت ہے کہ مایوسی اگر کبھی موجود تھی بھی تو آج اس کی جگہ خوش آئند امیدیں لے چکی ہیں۔ رہا جہاں تک حکومت کا تعلق ہے کشمیر اور حیدرآباد کی فوجی مہمات اور ان میں کامیابی نیز پارلیمنٹ اور اسٹیٹ اسمبلیوں کی کارفرمائیاں اس حقیقت کا ناقابل تردید اعلان ہے کہ ہند یونین کی حکومت کی بنیادیں مستحکم ہو چکی ہیں۔ پھر بھی آج ہند یونین میں فرقہ وارانہ

فسادات کی وجہ؟

کہا جاتا ہے کہ پاکستان کی مسلم اکثریت جب پاکستان کی ہندو اقلیت پر مظالم کرتی ہے تو ہندوستان میں بھی جہاں اکثریت ہندو ہے اور اقلیت مسلمان ہے ردعمل ہوتا ہے اس لئے ہندوستان کی مسلم اقلیت کے تحفظ کے لئے ضروری ہے کہ پاکستان میں ہندو اقلیت پر مظالم نہ ہوں۔ یہ گویا اعلان ہے ہند یونین کی مسلم اقلیت پر مظالم کا اور کتنا مضحکہ انگیز! مگر حقیقت یہی ہے کہ جن لوگوں کے ہاتھ میں ملک کی زمام اختیار ہے وہ اپنی کمزوریوں اور اکثریت کی زیادتیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے اس دلیل کو مختلف انداز سے پیش کرتے ہیں۔ پاکستان میں اگر ہندوؤں پر مظالم ہوں تو مذہبی تعلق کی بنا پر ہندوستان کے ہندوؤں کا متاثر ہونا یقینی ہے۔ لیکن اس تاثر کا ردعمل بن جانا ایک ایسا سوال ہے جسے ہم ہندوستان کی آزادی کے اجارہ داروں سے دریافت کرنے کا حق رکھتے ہیں کیونکہ اسی سوال کے جواب پر ہندوستانی مسلمانوں کے مستقبل کا انحصار ہے۔ اور اسی جواب کے پیش نظر ہندوستانی مسلمان ہند یونین میں اپنی گنجائش کے متعلق فیصلہ کر سکتا ہے۔

یہ صحیح ہے کہ ہندوستان کی اکثریت ناآشنائے جمہوریت ہے اور اس خامی کی بنا پر بہت سی غلطیاں سرزد ہو سکتی ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ہند یونین کے مصلحین جمہوریت نے اصلاح حال کا جو طریقہ مناسب سمجھا ہے وہ خود ناقص ہے جس کی ایک مثال تو ہم اوپر پیش کر چکے ہیں اور دوسری مثال مسئلہ کشمیر سے متعلق ہے۔ یعنی ہند یونین کی اکثریت سے کہا جاتا ہے کہ اگر تم نے مسلم اقلیت پر مظالم کئے تو استصواب رائے عامہ کے وقت کشمیری مسلمانوں کے ووٹ حاصل نہ ہو سکیں گے۔ ظاہر ہے کہ اس تلقین کے معنی سوائے اس کے کچھ نہیں ہیں کہ اگر مسئلہ کشمیر نہ ہوتا تو ہند یونین کی اکثریت ہندوستانی مسلمانوں پر ظلم کر سکتی تھی یا وہ استصواب رائے عامہ کے بعد کر سکتی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ مصلحین جمہوریت کی نیت نیک ہے۔ اور وہ خطرات کا فوری مقابلہ کرنے کے لئے ایسی باتیں کہتے ہیں۔ لیکن یہ مقابلہ دوسرے طریقوں سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ یعنی ان مظالم سے آگاہ کیا جا سکتا ہے جو اکثریت کی زیادتیوں کے بیان میں ہندوستانی تاریخ کے صفحات پر سرخ نقطوں میں مرقوم ہیں۔

ہند یونین کے حالیہ فسادات کے سلسلہ میں ہندوستانی پریس، ریڈیو، پارلیمنٹ اور ہندوستانی رہنماؤں نے جو طرز عمل اختیار کیا ہے وہ بے حد افسوسناک ہے انتہائی کوشش کی گئی ہے کہ مشرقی بنگال کے مظالم کے شور میں فساد زدہ ہندوستانی مسلمانوں کی چیخیں اور آہیں دب جائیں اگر مقصد یہ تھا کہ فسادات کی وبا زیادہ نہ پھیلنے پائے تو یہ بنیادی حقیقت کیوں نظر انداز کر دی گئی کہ تقسیم کے بعد سے کوئی ایک مثال بھی ایسی پیش نہیں کی جا سکتی جس کی ابتداء مسلمانوں کی طرف سے ہوئی ہو یا مسلم اقلیت نے ہندو اکثریت کے خلاف کوئی سازش کی ہو۔ اور اگر مقصد یہ ہے کہ بیرونی دنیا ہند یونین کی اقلیت پر ہند یونین کی اکثریت کے مظالم سے واقف نہ ہو سکے تو کیا یہ مقصد دہلی میں بیرونی دنیا کے نمائندوں کی موجودگی میں حاصل ہو سکتا ہے؟ ہم نے اشاعت گذشتہ میں عرض کیا تھا کہ اس طرح فسادیوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور آج بھی ہماری گذارش یہی ہے کہ یہ طرز عمل مناسب نہیں ہے۔ صحیح طریقہ کار یہی ہے کہ فرقہ وارانہ فسادات کے خلاف سخت سے سخت قدم اٹھائے جائیں۔ اور ان اقدامات کے نتائج کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے۔ تاکہ فسادیوں کو عبرت ہو اور بیرونی دنیا بھی ہندوستان کی جمہوری حکومت کے خلوص سے آشنا ہو سکے۔ موجودہ طرز عمل بلا شبہ اس بدگمانی کو جنم دے رہا ہے کہ ہند یونین کا ذرہ ذرہ مسلمان مخالف ہے اور سب اس کے خاتمہ کے حق میں ہیں۔ کیا اس بدگمانی کو تقویت پہونچائی جاتی رہے گی؟ (مدینہ بجنور)

سمنٹ کے پرمٹوں کی تجارت

محمد خاں نام کے ایک آدمی پر سمنٹ کے پرمٹوں کی تجارت کرنے کے الزام پر ضلع نامڈیڑ کے عہدہ داروں نے حیدرآباد کے بلاؤ کے قواعد کے تحت چالان کیا ہے۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ڈسٹرکٹ ڈپٹی سپول اڈمنسٹریٹر مسٹر بی ان انگلے اور نامڈیڑ کے سب انسپکٹر مسٹر ڈی۔ اور ... مسٹر مسی ... کے ساتھ مل کر مخبروں نے یہ خبر پہونچائی کہ محمد خاں پرمٹوں کو بیچتے ہوئے پکڑنے کے لئے ایک منصوبہ باندھا۔ مخبر کو نشان زدہ نوٹ دئے ہوئے کرنسی نوٹ دئے گئے اور افسروں نے ایک گھر میں اپنے کو چھپا لیا۔ مخبر ٹھیک وقت پر اس گھر کو آیا اور اس پر الزام ہے کہ اس نے پانچ تھیلوں کے لئے ایک پرمٹ کو بیچ دیا۔ اور جیسا وہ پرمٹ بیچنا چاہتا تھا ڈپٹی سپول اڈمنسٹریٹر اور انسپکٹر آگے بڑھے آئے اور اس کو پکڑ لیا۔ یہ بتایا جاتا ہے کہ کرنسی نوٹ اس کی جیب سے نکلے گئے اس نے بتایا کہ اصل میں پرمٹ اس کے نام پر جاری کئے گئے۔

مشرقی ممالک میں اینگلو امریکی

ریشہ دوانیاں بڑھ رہی ہیں

برطانیہ اور امریکہ کی حکومت کے طبقے خصائی اتحاد کے معاہدے کے ذریعہ دنیا پر اپنا اقتدار قائم کرنے اور یورپ کے ملکوں کو تیسری جنگ کے لئے فوجی اڈے بنانے کی کوشش کر رہے ہیں —— اس معاہدہ کے ذریعہ یورپ کے ملک امریکہ اور برطانیہ کے آلۂ کار بن گئے اور اپنی سیاسی اور اقتصادی آزادی کھو بیٹھے ہیں

تیسری جنگ کی تیاری میں برطانیہ اور امریکہ مشرق قریب اور مشرق وسطی کے ملکوں کا ایک حلقہ تیار کرنے اور اٹلانٹک معاہدہ کا ایک متوازی بنانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ پہلے یہ کہا گیا ہے کہ فرانس، پاکستان، یونان، ترکی اور روم کے معاہدہ کے ذریعہ ایک حلقہ بنائیں اور یوگوسلاویہ، پاکستان اور اسرائیلی حکومت اس حلقہ میں شامل ہو جائیں اور ان حلقوں کے ذریعہ اپنا اثر قریب قریب کے ملکوں میں پھیلائیں۔

مصر کے ایک اخبار "صوت الامہ" کا بیان ہے کہ یہ جو حلقہ امریکہ کے مفاد کو پورا کرنے کی غرض سے وجود میں آیا ہے اس کا اصل مقصد یہ ہے کہ امریکہ کے تیل کے چشموں کی حفاظت کرے اور بوقت ضرورت امریکی فوجی ضروریات کو بھی پورا کرے۔

سرمایہ دار ملکوں کے کل تیل کے ذخیروں کا مشرق وسطی کا ذخیرہ چالیس پینتالیس فیصدی ہے۔ پچھلے سال ہی [illegible] سرمایہ داروں نے ۵۶ میلین ٹن تیل [illegible] مشرق وسطی کے تیل کے چشموں سے حاصل کیا۔ مارشل پلان کے یورپی ملکوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے جس قدر تیل کی ضرورت ہوتی ہے اس کا ۴۰ فیصدی حصہ گذشتہ سال مشرق قریب کے ملکوں نے دیا۔ یہ تیل فرانس کو امریکہ نے ۱۰۵ ڈالر ۴۶ سینٹ فی ٹن دیا۔ اس تیل کی قیمت خرید ۲ ڈالر ۵۰ سینٹ فی ٹن تھی اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کو مشرق قریب کے تیل کے چشموں سے کس قدر کثیر رقم منافع کی حاصل ہوتی ہے۔ تیل کے چشموں کے علاوہ مشرق قریب اور مشرق وسطی کے ملکوں کی تمام پیداوار بھی امریکی اور برطانوی اجارہ دار قبضہ کئے ہوئے ہیں۔

امریکہ کے کروڑپتیوں کے اجارہ دار ترکی کی کروم کی کانوں کو اپنے تصرف میں لاتے ہیں [illegible] ترکی اور [illegible] کے قبضہ میں ہیں [illegible] اور [illegible] سرمایہ دار [illegible]

[illegible] سلامہ [illegible] اقتدار میں رکھتے ہیں: برطانیہ کی لیبر پارٹی، قدامت پسندی میں ٹوری سے بہتر نہیں اور انہی کی طرح پسماندہ قوموں کو لوٹنا چاہتے ہیں۔ اور خود ہم کو اپنے ایک نوآبادی تصور کرتے ہیں۔ ایران، ترکی اور عربی ممالک پر امریکہ اور برطانیہ کے اقتصادی اقتدار کا یہ نتیجہ ہوا کہ ان ملکوں کی قومی صنعت برباد ہوتی جاتی ہے۔ وہاں کے کارخانے فیکٹریاں برطانیہ اور امریکہ کے مال سے مقابلہ نہ کر سکنے کی وجہ سے بند ہوتے جاتے ہیں۔ غربت و افلاس روز بروز بڑھ رہا ہے اور صرف طہران میں [illegible] ہزار آدمی بیکار ہو گئے ہیں۔ اسی طرح استنبول میں بھی بیکاروں کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی ہے۔ ایک تاجر کے اخبار کے بیان کے مطابق امریکہ نے پسماندہ ملکوں کی ترقی کے لئے [illegible] جو "امداد" کی غرض سے دی ہے اس قرض نے ان ملکوں کی حالات نو آبادی ملکوں کی طرح بنا دی ہے —— ان مشرقی ملکوں کے عوام سے دوستی کے نام پر برطانیہ اور امریکہ نے ان کے ملکوں کو خام پیداوار حاصل کرنے اور اپنا مال وہاں فروخت کرنے کے لئے ایک منڈی بنا رہا ہے اور صرف اقتصادی فائدہ اٹھانا ہی اس کا اصل مقصد نہیں بلکہ ان ملکوں کو فوجی ضرورت پوری کرنے کے لئے استعمال کرنا بھی ایک بنیادی مقصد ہے۔

نیویارک پوسٹ کے نمائندہ مسٹر رابرٹ [illegible] نے [illegible] اپنے پرچہ میں لکھا تھا کہ ترکی، ایران عربی ممالک اور مصر میں امریکہ فوجی اڈے قائم کر رہا ہے اور ان فوجی مرکزوں کی فوجی حفاظت کے [illegible] اس وقت امریکہ مشرق قریب اور مشرق وسطی کے ملکوں میں اپنے ہوائی اڈے قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور نئی بندرگاہ بنا رہا ہے۔ اور ساتھ ہی پرانی بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں کی مرمت بھی کر رہا ہے۔ خلیج فارس میں ظہران [illegible] میں ایک بہت بڑے ہوائی اڈے اور بندرگاہ کی تعمیر ہو رہی ہے اور [illegible] میں ایک نیا فوجی مرکز قائم ہو رہا ہے [illegible] بندرگاہ دوبارہ تعمیر کی جا رہی ہے۔ مشرق قریب میں تیزی سے جنگ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ امریکہ کے بڑے صحافی [illegible] ساتھ کہہ رہے ہیں کہ وہ بندرگاہیں جو امریکہ کے پاس ہیں امریکہ کو استعمال کرنی چاہئیں اور وہاں جنگی جہاز رکھنا چاہئے۔ ایران میں پروگرام کے مطابق ۱۲ ہوائی اڈے تعمیر کئے جا رہے ہیں

سوڈان، لبنان، شام، کینیا میں بڑے بڑے فوجی مرکز بنانے کے سوال پر امریکہ غور کر رہا ہے۔ اٹلی کے ایک پرچہ "یونیٹا" کے بیان کے مطابق امریکہ اور برطانیہ نے جن ملکوں کو اپنے حلقہ اثر میں لیا ہے ان سے یہ بھی طے کر لیا ہے کہ امریکہ ان کو سامان جنگ دے گا اور وہ ملک آدمی دیں گے اس فیصلہ کا نتیجہ کیا ہو گا؟ اس کا جواب ترکی، ایران اور یونان دیں گے جہاں امریکہ کے فوجی مشیر مقامی فوجوں کی رہنمائی کر رہے ہیں —— بحر روم کی سلطنتوں کا ایک بلاک بنانے سے امریکہ کو یہ فائدہ بھی ہو گا کہ ان ملکوں کی تحریک آزادی آسانی سے کچلی جائے گی۔

ایران، ترکی اور عربی ملکوں کی رجعت پسند اپنے عوام سے غداری کر کے امریکہ کی ہر طرح تائید کر رہے ہیں اور عوام کی ان تحریکوں کو کچل رہے ہیں جو وہ اپنی آزادی اور اپنے جمہوری حقوق کی حفاظت کے لئے منظم کر رہے ہیں ترکی کی حکومت کے ایجنٹوں نے ترکی کے مشہور اہل قلم صباح الدین علی کو جو ملکی آزادی اور عوام کے جمہوری حقوق کی حفاظت کے لئے لڑ رہے تھے نہایت ہی بے رحمی سے قتل کر ڈالا۔ اسی طرح لبنانی رجعت پسندوں نے مصطفیٰ عارس صدر متحدہ ٹریڈ یونین لبنان اور عالمی فیڈریشن آف ٹریڈ یونین کی مجلس عاملہ کے ممبر کو گرفتار کر لیا۔ عراق میں بھی اسی طرح پر تشدد اور سختی ہو رہی ہے اور جو شخص جمہوری حقوق اور آزادی کی آواز اٹھاتا ہے۔ اس کو پولیس کے تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ لیکن ظلم و تشدد لوگوں کی ہمت پست نہیں کر سکتا —— مشرق قریب اور مشرق وسطی میں عوام بیدار ہو رہے ہیں اور آزادی اور جمہوری حقوق کی حفاظت کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ اور ان عوام کی یہ خواہش ہے کہ ترکی، عرب، مصر، ایران کے عوام اور امریکہ کے مفاد کے لئے اپنا خون نہ بہائیں اور اپنے ملک کو امریکہ کا جنگی مرکز نہ بننے دیں۔ اور دنیا کے امن کو امریکی منافع خوری پر قربان نہ کریں۔ [illegible]

عدالتی زبان کا مسئلہ
معتمد کمیٹی وکلاء کا بیان

معتمد کمیٹی وکلائے ریاست حیدرآباد نے حسب ذیل اپیل برغرض اشاعت روانہ کی ہے۔ کمیٹی وکلاء میں ۳۰ جنوری کو یہ قرارداد منظور ہوئی تھی کہ بغرض سہولت کاروبار [illegible] رہا جس طرح ہندوستان میں انگریزی زبان کو قائم رکھتے ہوئے ہندی زبان کو رواج دینے کے لئے پندرہ سال کی مہلت دی جاتی اسی طرح حکومت حیدرآباد بھی اردو زبان کو قائم رکھتے ہوئے مدت مقررہ کے اندر ہندی زبان کو رواج دیا جائے اور انگریزی کو رائج ہونے نہ دیا جائے مگر حکومت حیدرآباد کی [illegible]

[illegible]

یوپی مسلم کنونشن

(بقیہ سلسلہ صفحہ اول)

ایک ہندو ... اور بھی ...

ہم حکومت سے تو درخواست نہیں کرسکتے کہ وہ ایک فرقے کے جائز حقوق تسلیم کرکے فرقہ پرست کہلانے کا احسان بیجا کرے اور نہ یہ التماس کرسکتے ہیں کہ وہ پاکستان سے فرقہ وارانہ بنیاد پر کوئی معاہدہ کرے۔ البتہ اتنا ضرور کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہندوستانیوں کو خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوں ہندوستانی ہی سمجھے اور جو لوگ انہیں ہندوستانی سمجھنے سے انکار کرکے انہیں پاکستان چلے جانے کا کبھی کبھی حکم دے ڈالتے ہیں ان کی زبان پر قانون کی مہر لگا دے اور اس طرح اپنے غیر فرقہ وارانہ نظام یا غیر مذہبی حکومت ہونے کا دعویٰ دنیا پر صحیح ثابت کردکھائے۔

(ہندوستان)

برطانیہ کی برآمد کی مہم

برطانوی صنعت بے پناہ جوش و خروش کے ساتھ اپنی برآمد بڑھانے میں مصروف ہے۔ حال ہی میں ملک کے صنعتی حلقوں کا دورہ کیا اور دیکھا کہ برآمد کی مہم اپنے جوش پر ہے۔ کارخانہ داروں نے مجھے اپنے پلان بتائے جن کی رو سے وہ اپنی غیر ملکی تجارت اور خصوصاً ڈالر ممالک کے ساتھ تجارت دوبالا کریں گے۔

جنوری کے اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ برطانیہ نے اس ماہ میں ۲۳۲٬۱۹۵ کروڑ روپیہ کا مال برآمد کیا اور اس طرح ایک نیا ریکارڈ قائم کیا۔ گذشتہ سال کی ماہوار اوسط ۱۸۱٬۵ کروڑ روپیہ تھی۔

ان اعداد و شمار سے ایک نتیجہ تو یہ نکالا گیا کہ ... برطانوی کارخانہ داروں نے ... روپیہ سالانہ برآمد کیا ... دوسرا نتیجہ یہ نکالا جاتا ہے کہ قیمت کے لحاظ سے ... مال ... ہندوستانی ... خود ... ہے۔

جنوری کی برآمد ۲۶ کروڑ روپیہ سے کچھ زیادہ کی بکنگ اس میں ... جہازی کرایہ بھی شامل ہے ... فیصدی کی کاٹ کے بعد اصل برآمد ۲۲۶ یا ۲۳۹ کروڑ کی بیرونی آمدنی ہے۔

ایک اندازہ کا مطابق یہ ... لگایا گیا ہے کہ جنوری کی برآمد گذشتہ سال کی اوسط ماہواری برآمد سے زیادہ تھی۔ اور ... کے مقابلہ میں ۵ فی صدی زیادہ ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اگر پونڈ کی قیمت میں کمی نہ ہوتی تو برطانیہ جنوری میں اتنا زیادہ مال برآمد نہ کرسکتا لیکن یہ بھی نہیں بھولنا چاہئے کہ اگر پونڈ کی قیمت کم نہ ہوتی تو وہ برآمد اتنا فروغ نہ پاسکتا۔

ظاہر ہے کہ اگر برطانیہ اپنی درآمد کی موجودہ رفتار قائم رکھنا چاہتا ہے تو اس کے کارخانہ داروں کو برآمد کی مہم تیز رکھنی پڑے گی۔ اور اس کے لئے وہ تیار ہیں۔ پیداوار میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور اپنی برطانیہ کو پھر سے دنیا کی ورکشاپ بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔

مالیاتی انضمام کے سلسلہ میں انتظامات

(بقیہ سلسلہ صفحہ ۳)

ریاست حیدرآباد ہو جائے گا۔ اور ریاست اور ریلوں کی تمام آمدنیوں اور خرچ کے حساب اور پڑتال ہندوستان کے کنٹرولر اور آڈیٹر جنرل کی نگرانی میں کیا کریں گے۔

۔ بجائے خرچ غیر ریاستی فوج کی پوسٹوں کو چھوڑ کر حساب اور پڑتال اور نگرانی کا کام ڈپٹی کنٹرولر ملٹری اکاؤنٹس ریاست کنٹرولر ملٹری اکاؤنٹس لوٹ کے تحت کیا کریں گے۔ مسٹر ... ڈپٹی کنٹرولر ملٹری اکاؤنٹس اور آڈٹ کے دفتر کی آرمی اکاؤنٹ برانچ کا چارج لے لیا ہے اور اس طرح ریاستی فوج کے اکاؤنٹ سے متعلق تمام مراسلت موصوف سے کی جانی چاہئے۔ آپ کا دفتر آج کل سیف آباد میں رہے گا۔

اسی طرح ریاست کے ڈاک اور ٹیلیفون کے محکموں کو یونین ڈاک اور تار سے ملادئیے جانے سے ڈاک ٹیلیفون اور ٹیلی گراف کی آمدنی اور خرچ کے حساب، پڑتال اور نگرانی کا کام ڈپٹی اکاؤنٹنٹ جنرل ... ڈاک اور تار مدراس سرکل کے ذمہ رہے گا۔ اور اس سے متعلقہ آڈٹ کی شاخ ... کے ذمہ کردی گئی ہیں۔ مقامی دفتر کے انچارج مسٹر ... بھیم ... اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ جنرل ہیں اور ... ان کے اسپیشل افسر ہیں ... اس بارے میں تمام مراسلت موصوف سے کی جانی چاہئے۔ آج کل ... اکاؤنٹنٹ جنرل ریاست حیدرآباد ... سیف آباد کے دفتر میں رہے گا۔

حیدرآباد کی حکومت نے یہ طے کیا ہے کہ حیدرآباد اسٹیٹ لائف انشورنس فنڈ کو جو دفتر ... اس کے افسر انچارج مسٹر ... ایم ... بی اے ... آئی سی ایس ... کنٹرولر ... ہوگا ... ان کے بارے میں مراسلت افسر انچارج ... (اطلاعات)۔

بے روزگاری میں اضافہ

حکومت ہند کے محکمہ بحالیات روزگار نے ایک سرکاری بیان میں کہا ہے کہ "روزگار دلانے والے محکمہ نے فروری ۱۹۵۰ء میں ... ہزار تین سو بارہ اشخاص کو روزگار پر لگایا۔ پچھلے مہینے انیس ہزار تین سو ... اشخاص کو روزگار دلایا گیا تھا۔ اس مہینے جتنے لوگوں کو روزگار پر لگایا گیا ان میں سے بارہ ہزار تین سو سات کو سرکاری ملازمت دلائی گئی۔ روزگار دلانے کے دفاتر کی خدمات سے فائدہ حاصل کرنے والوں میں غیر سرکاری اداروں کی تعداد ... فی صدی ہے۔ روزگار حاصل کرنے کے لئے نام درج کرانے والے اشخاص کی تعداد ۲۷ ہزار چار سو اکہتر تھی۔ یہ تعداد پچھلے ماہ کے مقابلہ میں سات فی صدی زیادہ تھی۔ بے روزگاروں کی تعداد میں نمایاں اضافہ مغربی بنگال میں ہوا جس کی بڑی وجہ پوربی بنگال سے کثیر تعداد میں بے گھر لوگوں کی آمد ہے۔

اس مہینے ایک اہم اور قابل ذکر امر یہ تھا کہ بھارت سرکار نے احکام جاری کئے کہ مرکزی حکومت کے تمام محکمے اپنے عملہ کی تعداد کے بارے میں ماہوار گوشوارے ڈائرکٹر جنرل بحالیات اور روزگار کو باقاعدہ بھیجا کریں۔ اس گوشوارے کا مقصد اول تو یہ ہے کہ ان محکموں اور دفتروں کو جس قدر بھی کمی ہو، کارپرداز اس کا اندازہ ہوسکے۔ اور دوسرے یہ کہ بے روزگاری کو گھٹانے اور سرکاری ملازموں کی ملازمت کے تسلسل میں رخنہ پڑنے کے امکانات کو کم کرنے کے لئے عملہ کی تبدیلیوں کے بارے میں اطلاعات حاصل کی جائیں۔

وزارت محنت کی تربیتی اسکیموں کے ماتحت پانچ ہزار سات سو ستائیس اشخاص ... تربیتی مرکزوں میں تربیت حاصل کر رہے تھے۔ ان میں ایک ہزار ... بے گھر مرد اور ایک ... بے گھر عورتیں بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ۲۰۱۳ اشخاص ۱۳۸ کارخانوں میں ... کاموں کی عملی شاگردی تربیت حاصل کر رہے تھے۔ ان میں سے ۱۲۳ بے گھر اشخاص تھے۔

بالغ شہریوں کو فنی اور پیشہ ورانہ تربیت دینے کی اسکیم کے ماتحت تربیتی مرکزوں میں داخلہ کرنے ... اس ماہ کے آخر میں شروع ... بھارت کے ہر گوشہ سے بڑی بھاری تعداد ... امید ... آرہے ہیں۔

عدالتی زبان کا مسئلہ ...

(بقیہ سلسلہ صفحہ ۲)

ارباب اقتدار ... حیثیت کو بیان کرنے کے لئے ... کی انجمنوں نے ... آزاد ... ۱۹۵۰ ... رائے سے حکومت حیدرآباد ... صاحب ... (۳) ... جن ... حکومت حیدرآباد ... قواعد منظور ہے اور کسی کو کوئی اعتراض نہیں ...

...

عرب اتحاد میں شخصی رقابتیں سب سے بڑی رکاوٹ بنتی جا رہی ہے

لندن ۲۴ اپریل۔ اخبار ٹائمز لندن کا خصوصی نامہ نگار متعینہ عمان یہ کہتا ہے کہ عرب لیگ کا یہ فیصلہ کہ کل فلسطین کی حکومت کے نمائندہ کو تسلیم کر لیا جائے اور اردن میں عرب فلسطین کی شمولیت کی مخالفت کی جائے اسرائیل سے سمجھوتہ سے متعلق شرق اردن کے مبینہ منصوبوں کے لئے لیگ کی مخالفت کی صورت میں شاطرانہ تحریک پر اردن اور لیگ کے درمیان گہرے اختلافات کی نمایاں علامت ہے کل فلسطین کی حکومت کو تسلیم کرنا جو یروشلم کے سابق بد نام مفتی کے زیر تسلط ایک خود ساختہ جماعت ہے، شاہ عبداللہ کی حکومت کے لئے توہین ہے۔ جو فلسطین کے اس حصہ میں جو ابھی تک اسرائیلیوں کے قبضہ میں نہیں ہے۔ واحد موثر اقتدار رکھتی ہے۔ اردن میں قانوناً عرب فلسطین کی شمولیت کو تسلیم کرنے سے انکار جب کہ وہ واقعی شریک ہو گیا ہے اسرائیل کے وجود کو تسلیم کرنے سے انکار پر مبنی ہے جو زیادہ تر ایک ایسا غیر واضح رویہ ہے جبکہ اس چیز کو پیش نظر رکھا جائے کہ اس عدم موجودہ حکومت کے لئے عرب لیگ کی معاشی ناکہ بندی موجب ہے۔ اسرائیل کے ساتھ سمجھوتہ کے مسئلہ پر بنیادی اختلاف رائے پیدا ہو رہا ہے۔ ایک طرف تو وہ عرب ممالک ہیں جن کا یہ استدلال ہے کہ زمانہ عربوں کے ساتھ ہے اور یہ کہ کسی سمجھوتہ کے بغیر وقت گذر جائے تو اسرائیل کے حالات بدتر ہو جائیں گے جب تک کہ مریض یا عربوں کا مطالبہ تسلیم نہ کرے یا ختم ہو جائے۔ یہ بھی استدلال کیا گیا ہے کہ اگر اسرائیل اپنی موجودہ حالت پر برقرار رہے تو بھی یہودیوں کا اکٹھا کرنا اور شبہ ہے تو ایسی صورت میں یہ ایک وقت کا سوال ہو جائے گا۔ اور عرب آگے بڑھ کر پھر ایک بار سارے فلسطین کو قبضہ میں لے سکتے ہیں۔ دوسری طرف وہ ممالک ہیں جو یہ شبہ رکھتے ہیں کہ زمانہ عربوں کے ساتھ ہے اگر کوئی بات ان کے عزم کے خلاف ہو جائے وہ یاد کرتے ہیں کہ ہر روز اسرائیل کو مستحکم و مضبوط کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اور یہ کہ اب کسی تصفیہ کے لئے جو کچھ پیش کش کے لئے تیار ہو گا وہ تعمیر کے چند سال بعد یقیناً وہ ایسا پیش کش بھی نہیں کرے گا۔ اگر مبصرین یہ باور کرتے ہیں کہ ممکن ہے اسرائیل خود کو ایسی معاشی ابتری میں پائے جو اس کے انہدام کے مترادف ہو گی۔ لیکن (تقریباً ۱۰) لاکھ یا ہزاروں یہودیوں کے ایک ملک پر قبضہ میں لینا ممکن نہیں ہوگا جب تک کہ عربوں کے پاس طاقت نہ ہو اور وہ ایسے طریقوں کو استعمال کرنے کے لئے تیار ہو جو بہت زیادہ بعید از قیاس ہیں اور بالعموم طور پر دنیا اور خاص طور پر امریکہ کو یقین ہو کر لیا جائے کہ وہ ان سے تعلق کئے جا سکیں گے اس امر کو تسلیم کر لیا گیا ہے کہ سمجھوتہ یا تصفیہ ضروری چیز ہے کیونکہ اکثر و بیشتر عرب ملکوں نے بالواسطہ اس قسم کے تصفیہ کی کوشش کو تسلیم کر لیا ہے اگرچہ وہ پہلے راست طور پر اختیار کرنے میں پیش و پیش کرتے ہیں۔ اس کا سبب زیادہ تر عام رائے عامہ ہے۔ لیکن بالواسطہ تصفیہ کے لئے عرب لیگ کے ذریعہ اقوام متحدہ کے مصالحتی کمیشن کے توسط سے تمام کوششیں ناکام ہو گئی ہیں سیاسی صورت میں راست تصفیہ ہی ایسا واحد معلوم ہوتا ہے جو باقی رہ گیا ہے۔ بہر حال ۶ جولائی لئے یہ راستہ اختیار ... کہ وہ کم از کم ایک راست تصفیہ کے لئے کسی اساس کو دریافت کریں جس سے وہ ہمیشہ انکار کر سکتے ہیں۔ شاید وہ دوسروں کو دھوکہ سمجھتے ہیں۔ بدقسمتی سے اردن میں یہ عام خیال پیدا ہوا ہے کہ راست تصفیہ کی زیادہ سے زیادہ مخالفت اس کی موافقت میں دلائل پیش ... کے مقابلہ اشخاص کے مدد پر مبنی ہے۔ اور یہ کہ عرب اتحاد میں رقابتیں سب سے بڑی رکاوٹ بنتی جا رہی ہیں۔

دی کوآپریٹو پریس لمیٹڈ میں چھپکر

دفتر مملکت سائیکل ٹریپ حیدرآباد دکن سے شائع

۲۶۶